www.kzine.in

ہفتہ وار

کشمیر سنٹرل

بے لاگ تبصروں پہ مبنی کشمیر کا واحد جریدہ

کے زئن کا فخریہ آغاز

VOL: 1 EDITION: 2 | DECEMBER 2021

سابق گورنر کے بیان پر میڈم مفتی برہم

کون سچا، محبوبہ یا ستیہ پال

فہرست

04 زمین خوری کا اصل سچ

12 شراب کوہل، 11 فٹ چوڑی آبپاشی نہر، جس کا پاٹ کاٹ ڈالا

16 سابق گورنر ستیہ پال ملک کے بیان پر میڈم مفتی برہم

26 منیر وازہ سنجوان میں راشد ملک کا دلال

28 سید عریج ظفر آپ کیلئے تالیاں

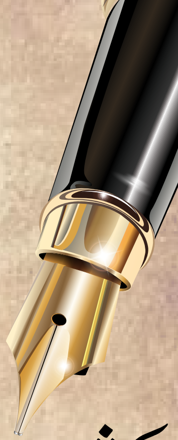

صحافت

کیا کشمیر میں کبھی آزاد تھی بھی؟

کشمیر کے کچھ صحافیوں نے مقامی انتظامیہ کے خلاف مہم چلائی ہے جس میں انتظامیہ پر یہ الزام عائد کررہے کہ وہ میڈیا کی آزادی پر حملہ آور ہیں گنتی کے یہ صحافی اس مہم کو تراتر اور بڑی چالاکی سے چلارہے ہیں ۔میڈیا کو ہندوستانی جمہوریت کا چوتھا ستون سمجھا جاتا ہے۔ میڈیا کی آزادای میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے،خواہ وہ شخص کتناہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ اسی طرح ایک سوال ضرور پوچھا جانا چاہیے کہ

کیا کشمیر میڈیا کبھی آزاداور غیر جانبدار رہاہے؟

سچ تو یہ ہے کہ نہیں!یہ تلخ حقیقت خاص طور پر کشمیر میں عسکریت پسندی کے آغاز سے ہی غالب ہے۔ میڈیانے اپنی مرضی سے یانان سٹیٹ ایکٹرز کے خوف سے کچھ خاص اثرات کے تحت کام کیاہے۔اور تلخ حقائق کو تسلیم کرنے کے لئے انسان کے اندر حوصلہ ہوناچاہئے ،جو ان بزدلوں میں نہیں۔ عسکریت پسندی کے آغاز کے بعد سے، ہماری رپورٹنگ نے دو بڑے نظریوں کی پیروی کی۔ جان کے خوف سے کشمیری میڈیا کا ایک بڑا حصہ صرف وہی کچھ سامنے لاتا رہاجو غیر ریاستی اداکاروں اور ان کے سرپرستوں کے لئے موزوں تھا۔انہی صحافیوں کا ایک اور طبقہ ، جو نظریاتی طور پر علیحدگی پسند تھا اور ہے، کشمیر میں اس بیانیے کو مزید گہرا کرنے کے لیے اپنے آقاوں کے ترجمان بن گئےجن کا کام ہر غلط حرکت کو ملک اور حکومت سے منسوب کرنا اور اسے بدنام کرنا رہاہے۔ انہوں نے کبھی بھی غیر ریاستی عناصر کے خلاف آواز نہیں اٹھائی یہاں تک کہ جب صحافیوں اور ادیبوں کو پاکستان کے حمایت یافتہ عسکریت پسندوں نے نشانہ بنایا اور قتل کیاتب بھی نہیں۔

میڈیا کو ملک کے خلاف اور رانتظامی معاملات چلانے والوں کے خلاف احتجاج کرنے کا پورا حق ہے اگر وہ غیر ضروری طور پر اور کسی ناجائز منصوبے کے تحت میڈیا کی آزادی میں مداخلت کرتے ہیں۔ لیکن اظہار کا حق لازمی طور چند شرائط کی پابندی کا متقاضی ہوتا ہے۔کیونکہ ملک کی سالمیت کو بدنیتی پر مبنی بیرونی طاقتوں کے اشارے پر چیلنج کرنا، سچائی کو مسخ کرنا اور حقائق کو چن چن کر پیش کرنا قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کسی کو اجازت ہونی چاہیے۔

صحافی سچائی چھپانے کے لئے پردوں کی آڑ کا سہارا لیتے ہیں۔ حال ہی میں، غیر ملکی ایجنسیوں کے ایک ایسے ہی ترجمان اور کٹھ پتلی نے ٹوئٹر پراُس دن کرکٹ پر گیان دینا شروع کیا جب عسکریت پسند سری نگر میں قتل و غارت گری میں مصروف تھے اور سڑکوں پر بے گناہوں کا خون بہارہے تھے۔ اس بے شرم نے جس طرح بے گناہوں کو مارا تھا اس پر ایک لفظ تک نہیں بولا۔ اس کے بجائے، وہ T20 ورلڈ کپ ٹورنامنٹ پر بناتھکے ٹویٹ کرتے رہے۔ یہ کس لحاظ سے قابل قبول تھا۔ ایسالگ رہا تھا جیسے وہ ان ہلاکتوں سے لطف اندوز ہو رہاہو۔ اس کے فوراً بعد، اس بزدل شخص نے ایک بار پھرٹویٹر پر الٹیاں کرنا شروع کردی ایک مطلوب دہشت گرداور اس کے دو ساتھی سری نگر کے رام باغ میں ایک مختصر فائرنگ کے تبادلے میں مارے گئے۔ مارے گئے عسکریت پسندوں کی شناخت کا انتظار کیے بغیر اس غیر فقری شخصیت نے یہ الزام لگانا شروع کر دیا کہ بے گناہ مارے گئے ہیں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ اگر حکومت اسے اور اس کے گروہ کو غلط معلومات پھیلانے اور مسخ کرنے کی مہم میں ملوث ہونے پر سرزنش کرتی ہے تو اسے میڈیا کے آزادی میں مداخلت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ایسی دانستہ و غیر دانستہ صحافت کرنے والے بہت سے لوگ ہیں،ظاہر ہے ، جو لوگ ایسے صحافیوں پر اعتماد کرتے ہیں انہیں کشمیر میں انتظامیہ کس حرکیات کے ساتھ کام کرتی ہے کی ذرا بھی سمجھ نہیں۔

بشیراسد

زمین خوری کا اصل سچ

’احمد کی پگڑی محمود کے سر‘

ذمہ دار محکموں کی آپسی الزام تراشی

بسمہ نظیر

جموں وکشمیر میں اراضی کا خرد برد یا زمین خوری کوئی اتفاقیہ یا تن تنہا انجام دیا گیا کارنامہ نہیں ہے بلکہ یہ انتظامی نااہلی اور انتظامی مشینری کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے کیونکہ انتظامیہ میں موجود نااہل ورشوت خور اہلکاروں نے دیدہ دلیری سے زمین خور طبقے کے مفادات کی آبیاری کی اور اس مافیا کو فروغ دینے میں اپنا دست تعاون پیش کیا ہے,اس بات پر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ یہ لوگ جان بوجھ کر کور چشمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے غیر قانونی قبضوں کو دوام بخشنے میں کس طرح پیش پیش رہیے ہیں۔

کرالہ سنگری نشاط میں زمین خوری کا چمکتا چہرہ اگرچہ فہد نذیر زارو ہے لیکن اس چہرے کو چمکانے میں مختلف محکموں کے افسران کی ایک پوری کہکشاں ان کے شانہ بہ شانہ کھڑی رہی ہیے۔جنہوں نے دیدہ دلیری کو ممکن بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ 'کشمیر سنٹرل' نے گزشتہ شماروں میں کئی صفحات سیاہ کرکے قارئین کے سامنے زارو کی دیدہ وری اور غنڈہ گردی کو صرف حیران ہونے کے لئے پیش نہیں۔ بلکہ خطے کے طول و عرض میں دہشت پسندی کی آڑ میں خالصہ سرکار، شاملات ، کاہچرائی اور جنگلاتی اراضی کس طرح سیاستدانوں سے لے کر سرکاری عہدیداروں و افسروں نے بندر بانٹ کرکے کیسے ہضم کرلیا ہے، آئے آنے والے صفات میں پوری کہانی سے روشناس ہو جاتے ہیں۔

فہد زارو نے کرال سنگری سے گزرنے والی ایک آبپاشی نہر کی بھرائی کرکے سڑک میں بدل دیا ہے ۔ KZINE کے 21ویں ڈیجیٹل ایڈیشن میں، ہم نے کرالہ سنگری میں جنگلاتی اراضی پر طاقتوروں اور صاحب اختیار لوگوں کے ساتھ ساتھ فہد زارو کی جانب سے قبضے کی کہانی پیش کی تھی آج اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر آپ کو چند دہائیاں قبل تک معروف آبپاشی نہر "شراب کوہل' کی معدومی کی داستان سناتے ہیں کہ ان قیمتی اور غیر ملکیتی جنگلات تک رسائی حاصل کرنے کے لئے زارو نے یہ سب کس طرح طاقتور اور صاحب اختیار لوگ ، جو ریاستی انتظامیہ کے اہم اداروں میں تعینات تھے کے آشیر باد سے حاصل کیا۔

رینج آفیسر وائلڈ لائف کے متضاد جوابات-(UT)انتظامیہ کے محکمہ جنگلی حیات نے 6 نومبر 2021 کو اس علاقے میں جاری تجاوزات کا کام روک دیا ۔دلچسپ بات یہ ہے کہ محکمے کے اہلکاروں نے فہد زارو کے خلاف نہ تو ایف آئی آر درج کرائی اور نہ ہی کسی قسم کی شکایت کی۔ جبکہ زارو کے خلاف پولیس تھانہ نشاط کے ایس ایچ او نے 7نومبر کو از خود ایف آئی آر کاٹی۔8نومبر کو وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈسٹرکٹ رینج آفیسر الطاف احمد نے ڈی ایف او اربن فارسٹ آفیسر کو ایک خط زیر نمبر 51-SPR/2021/649 لکھا۔ سرکاری ریکارڈ میں محفوظ خط کا مضمون کچھ یوں ہے !

فہد نذیر زارو نے محکمہ وائلڈ لائف کی ایل سی ایم اے اور این او سی کی اجازت کے بغیر منطقہ حائل اورماحولیات کے لحاظ سے حساس ترین علاقے میں

درختوں کو کاٹ کر لوہے کے کھمبے کھڑے کر دیے ہیں۔ احمد نے یہ بھی لکھا کہ تمامقبوضہ علاقہ محکمہ وائلڈ لائف کا ہے اور یہ علاقہ محکمہ جنگلات کو شجر کاری اور دیگر متعلقہ کاموں کے لیے دیا گیا تھا۔تاہم 12 نومبر کو اس نے اپنا موقف بدل دیا۔ اس نے تھانہ نشاط کے ایس ایچ او کو درج ذیل خط لکھا: "یہ علاقہ ہمارے انتظامی کنٹرول میں نہیں ہے، اس لیے اس دفتر کی طرف سے اس حوالے سے کوئی رپورٹ پیش نہیں کی جانی تھی۔ تاہم چونکہ ابھی تک علاقے کی حد بندی نہیں کی گئی ہے، اس لیے ایسی کسی بھی سرگرمی میں عملہ نیک نیتی سے مداخلت کرتا ہے، لیکن ہمارے ڈویژن کو اس سلسلے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ وائلڈ لائف ایریا سے باہر ہونے والی سرگرمیاں گارڈ بک میں درج نہیں ہوتی جب تک کہ یہ جنگلی حیاتیات کے تیئں کسی جرم سے متعلق نہ ہو۔ یہ معلومات وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈسٹرکٹ رینج آفیسر نے خط نمبر 16-314/BB میں فراہم کی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 8 نومبر سے 12 نومبر کے درمیان ایسا کیا ہوا کہ وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈسٹرکٹ رینج آفیسر نے جنگلاتی اراضی پر غاصبانہ اور غیر قانونی قبضے کے حوالے سے اپنا موقف نمایاں طور پر نرم کیا؟ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس کی کوئی معقول وجہ ہو سکتی ہے کہ وائلڈ لائف ڈویژن کے ڈسٹرکٹ رینج آفیسر نے اس پر اپنا موقف تبدیل کر لیا۔ تاہم، یہاں کسی پوشیدہ سودے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

ہم ڈسٹرکٹ رینج آفیسر سے اتفاق کر سکتے ہیں کہ زمین محکمہ وائلڈ لائف کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی۔ پھر کس چیز نے محکمہ کے ڈسٹرکٹ رینج آفیسر کو تجاوزات کے خلاف کارروائی شروع کرنے اور اس سلسلے میں سرکاری خط لکھنے پر اکسایا؟ یہ اس پیچیدہ کیس کے حوالے سے دوسرے سوالات ہیں جو مکمل تحقیقات کے متقاضی ہیں۔

دسمبر 2021

انتظامیہ باخبر تھی، ازالہ مرحلہ وار

ڈپٹی کمشنر اعجاز اسد نے سٹیلمنٹ کمیٹی تشکیل دی

10 نومبر کو ڈپٹی کمشنر اعجاز اسد کی جانب سے ایک سیٹلمنٹ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر نے محکمہ وائلڈ لائف کو لکھا، ”آپ محکمہ جنگلات، ریونیو اور ڈیمارکیشن ڈویژن کے متعلقہ عملے کے ساتھ ذاتی طور پر جائے وقوعہ کا دورہ کر کے اور طبعی طور پر مشاہدہ کریں ساتھ ہی متعلقہ ایس ایچ او تھانہ نشاط کے مشاہدات اور حقائق پر مبنی رپورٹ تیار کر کے جلد از جلد دفتر ہذا کو پیش کریں۔ کیونکہ اس سلسلے میں مزید ضروری کارروائی کے لیے آپ کی سفارشات کا انتظار ہے۔ ذرائع کے مطابق محکمہ جنگلات نے اس معاملے کے حوالے سے سروے کیا ہے۔ تاہم ابھی تک رپورٹ پیش نہیں کی گئی۔

Office of the Assistant Executive Engineer Irrigation and Flood Control Sub-Division Harwan.

Executive Engineer
I&FC Division Srinagar

No: I&FC/SDH/515-516
Date 26/11/21

SUBJECT: Investigation of case FIR No: - 213/2021 u/s 188, 447 IPC of Police Station Nishat Srinagar

REFERENCE: 671/5-A/21/PSN Dated: - 13/11/2021

Sir

With regard to the aforementioned subject and reference, it is to submit that the operation and maintenance of Sharab Khul does not come under the ambit of this office. Also, this office neither withdrew any discharge from the said khul in order to irrigate the nearby fields nor is responsible for collection of any water charges (Aabiyana) regarding the same.

It is pertinent to mention here that the I&FC sub division Harwan was created under the administrative control of the erstwhile I&FC Division Ganderbal in the year 2011. No evidences related to the handover takeover process and also no records related to the said khul are available either in this office or within the Zildar canals.

So in lieu of the facts mentioned, the Zildar canals may be directed to scrutinize the documents affiliated to the sharab khul, if any, available in order to keep altercation at bay and any encroachments, if confirmed, it will be immediately demolished and land will be retrieved within no time. The matter may also be taken up with the concerned revenue authorities regarding the same.

Yours faithfully

Assistant Executive Engineer
I&FC SD Harwan

Copy To:

SHO Nishat for favour of information and necessary action

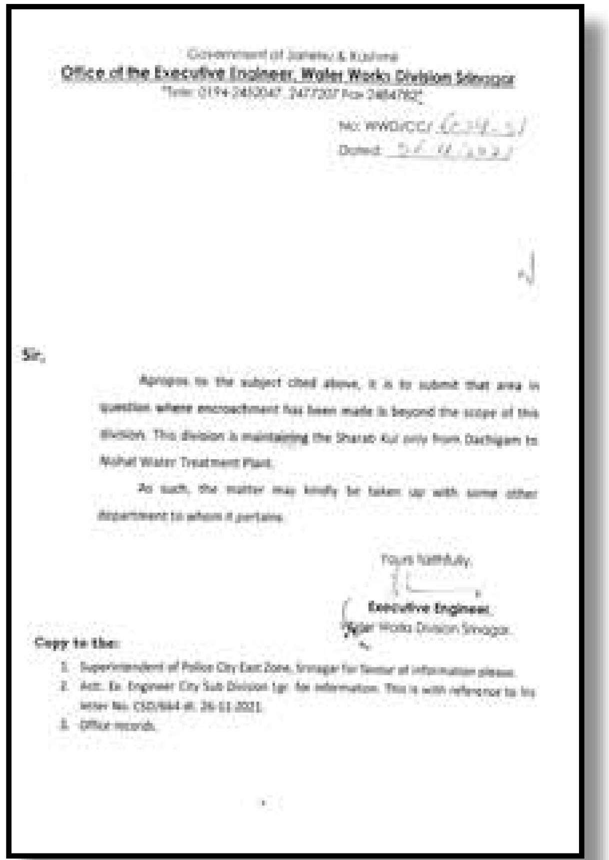
Government of Jammu & Kashmir
Office of the Executive Engineer, Water Works Division Srinagar
"Tele: 0194-2452047, 2477207 Fax 2484792"

No: WWD/CC/ 6234-51
Dated: 26.11.2021

Sir,

Apropos to the subject cited above, it is to submit that area in question where encroachment has been made is beyond the scope of this division. This division is maintaining the Sharab Kul only from Dachigam to Nishat Water Treatment Plant.

As such, the matter may kindly be taken up with some other department to whom it pertains.

Yours faithfully,

Executive Engineer,
Water Works Division Srinagar.

Copy to the:

1. Superintendent of Police City East Zone, Srinagar for favour of information please.
2. Asst. Ex. Engineer City Sub Division 1st for information. This is with reference to his letter No. CSD/664 dt. 26-11-2021.
3. Office records.

Department of Wildlife Protection,
Block Brane/Nishat CR

Sub: Investigation of case FIR No. 213/2021 u/s 188-447 IPC of Police Station Nishat.

Ref: Your No. 664/5-A/21/PSN dated 13/11/2021

OFFICE OF THE
RANGE OFFICER S-PARK RANGE, TANGBAGH SRINAGAR

The Divisional Forest Officer,
Urban Forestry Division,
Srinagar.

کیا حد بندی ٹیم دستاویزات اور ان کی رپورٹ کی تصدیق میں عادل ہوگی؟

اس سوال کا جواب شاید ایک اور سوال سے دیا جا سکتا ہے۔ حد بندی ٹیم کے ارکان کون ہیں؟

جب کشمیر سنٹرل نے ان اہلکاروں کے بارے میں چھان بین کی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ریونیو حکام کے خلاف بہت سی عوام کی جانب سے کافی زیادہ شکایات درج کی گئی ہیں جو اس حد بندی ٹیم کے ارکان ہیں ان افسران کے خلاف مختلف موقعوں پر دھوکہ دہی، جعلسازی اور سیاست دانوں، لال فیتہ شاہوں، ارب پتی تاجروں کو غیر قانونی طریقوں سے اراضی منتقل کرنے جیسے الزامات کا سامنا ہے، اور قوی امکان ہے کہ یہ تمام اہلکار ان کاموں میں ملوث بھی رہے ہیں۔ محکمہ مال کے حکام کی اس بے حسی کی وجہ کیا ہے؟ سوال کا جواب بہ آسانی مل جاتا ہے۔ شہریوں کی طرف سے ان عہدیداروں اور اہلکاروں کی شکایات ڈویژنل کمشنر، ویجیلنس کمشنر، گورنر اور اینٹی کرپشن بیورو کو بھیج دی گئی ہیں۔

شراب کوہل، 11 فٹ چوڑی آبپاشی نہر، جس کا پاٹ کاٹ ڈالا

فہد زارو کے زیر قبضہ جنگلاتی اراضی تک رسائی کے لئے نہر 6 فٹ روڈ میں تبدیل ریاستی انتظامیہ کے ذریعہ انکوائری شروع کی گئی

اگر آپ 5 سو کنال اراضی کی ملکیت کے دعوے دار ہیں تو پھر آپ کے پاس وہاں تک پہنچنے کے لیے کوئی راستہ/سڑک ہونی چاہیے۔ نہیں تو رابطہ سڑک کے بغیر جنگل کی قیمتی اراضی پر قبضے کا پورا مقصد ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

فہد نذیر زارو کے پاس جنگل کی زمین تک پہنچنے کے لیے کوئی سڑک نہیں تھی۔ پھر اس تک رسائی کیسے حاصل ہوئی؟ جنگل کی اس انمول زمین پر جھونپڑیاں، واش روم وغیرہ کیسے تعمیر کئے گئے؟

کیا اس نے حکومت سے اس کے لیے سڑک بنانے کی درخواست کی؟

نہیں.

کیا اس نے سڑک کی تعمیر کے لیے کسی محکمے سے اجازت لی؟

نہیں.

پھر جنگل تک رسائی کی سڑک کیسے آئی؟

یہ سڑک زارو نے مرکزی زیر انتظام انتظامیہ میں اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے حاصل کی

11 فٹ چوڑی پانی کی نہر جسے 'شراب کوہل' کہا جاتا ہے، داچھی گام سے مین روڈ اور زارو کی دعویٰ کردہ زمین کے درمیان بہتی تھی۔ اس سے پہلے اس جنگلاتی علاقے تک پہنچنے کے لیے پانی کی نہر سے گزرنا پڑتا تھا۔شراب کوہل پر کرالہ سنگری روڑ کے نزدیک بنا کسی اجازات کے قبضہ کرلیا گیا اور نہر کے اندر 14 فٹ لمبی سیمنٹ پائپ ڈال دی گئ تاکہ فہد زارو کو مقبوضہ زمین تک رسائی مل جائے جو کہ اس طرح آبپاشی نہر پر قبضے

کے بغیر تنکے کا بھی مول نہیں رکھتی۔ جبکہ 11 فٹ وسیع نہر سے محض 6 فٹ پانی کی نکاسی کا دعویٰ کیا گیا اور یوں جنگلات کی طرف راستہ بن گیا جس کے بعد نہر کے اوپر دو گیٹ اور باڑ لگائی گئی۔ اس تعمیر کی وجہ سے نہر بالکل خشک ہو گئی ہے۔

ذرائع کے مطابق جب نہر پر قبضہ کر کے سڑک بنائی گئی تو انکوائری شروع کر دی گئی۔ ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ ریاستی اداروں کے کچھ افسران اور فہد زرو کے درمیان کچھ سودے بازی ہوئی تھی۔واضح رہے کہ شراب کوہل کا پانی نہ صرف کرالہ سنگری اور ملحقہ بستیوں کو سیراب کرتا تھا بلکہ یہ کوہل سابق ریاست کے مہاراجہ ہری سنگھ کے محل 'کرن محل' کو پانی مہیا کرنے کا اہم ذریعہ تھی۔تاہم فہد زارو نے کچھ اہلکاروں کی ملی بھگت سے نہر کے پاٹ کو بھر دیا یہی نہیں بلکہ سر بند (ہارون) جو اس کوہل کا منبع ہے سے تھوڑی دوری پر پانی کا رخ ہی موڑ دیا، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی بھی محکمہ اس سنگین خلاف ورزی پر اب تک غور کیوں نہیں کررہا۔کرالہ سنگری کے ایک رہائشی نے کشمیر سینٹرل کو بتایا: اس نہر کا پانی شراب خانہ کے لئے جاتا تھا۔ اسی لیے اسے شرب کوہل کہا جاتا ہے۔ کچھ بااثر لوگوں نے اپنے طور پر سڑکیں بنانا شروع کر دیں اور نہر بند ہو گئی۔ اس کا پانی نشاط سے بہہ رہا ہے لیکن اس طرف سے نہیں۔مقامی لوگوں کے ایک اور گروپ نے حکومت سے درخواست کی کہ پانی کی نہر کو جلد از جلد بحال کیا جائے کیونکہ یہ صاف پانی تھا، جو آبپاشی کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتا تھا۔واضح رہے کہ اسی نہر کا پانی ماضی میں سراج باغ موجودہ 'باغ گل لالہ اور باٹونیکل گارڈن کو بھی سیراب کرتا تھا لیکن اب دونوں کو مصنوعی ذرائع سے پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔

شراب کوہل کس کے دائرہ اختیار، مختلف محکمے منکر

جب واٹر ورکس ڈویژن سری نگر کو ایس ایچ او تھانہ نشاط نے ایک خط لکھکر باضابطہ طور پر پوچھا کہ کیا شراب کوہل ان کے دائرہ اختیار میں آتی ہے تو ایگزیکٹیو انجینئر، واٹر ورکس ڈویژن سری نگر نے خط نمبر:- /WWD CC/6029-331 میں لکھا، "زیر بحث علاقہ جہاں تجاوزات کی گئی ہے وہ اس ڈویژن کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ یہ ڈویژن صرف داچھی گام سے نشاط واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ تک شراب کوہل کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ اس طرح، یہ معاملہ کسی دوسرے محکمے کے ساتھ اٹھایا جا سکتا ہے جس سے یہ تعلق رکھتا ہو۔"

جب یہی سوال آبپاشی اور فلڈ کنٹرول سب ڈویژن ہارون سے باضابطہ طور پر کیا گیا تو اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر نے خط نمبر:-- I&FC/SDH/515-516 میں جواب دیا، شراب کوہل کا آپریشن اور دیکھ بھال اس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ، یہ دفتر قریبی کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے سید کوہل سے نہ تو کوئیخارج ہونے والا پانی واپس لیتا ہے اور نہ ہی اس حوالے سے کسی واٹر چارجز (آبیانہ) کی وصولی کا ذمہ دار ہے۔ سید کوہل کا کوئی ریکارڈ اس دفتر یا ذیلدار نہروں میں دستیاب نہیں ہے۔

کیا فہد نذیر زارو اتنا بااثر ہے کہ اس نے زمینیں ہتھیائیں، درخت کاٹے، آبپاشی نہر پر تجاوزات کھڑی کرکے اسے سڑک بنا دیا اور محکمے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اور کوئی سچ بولنے کو تیار نہیں۔ افسوس، اس بات کا ہے کہ چند پیسوں کے لیے انتظامی امور کے ذمہ دار محکموں کے طور پر ناکام ہو رہے ہیں!!!!

سابق گورنر ستیہ پال ملک کے بیان پر میڈم مفتی برہم، مقدمہ کرنے کی دھمکی

کوربصر محبوبہ

مفتی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ سنجوان میں راشد ملک کا محل نما گھر دراصل پی ڈی پی کا حقیقی دفتر ہے

جب یوٹی انتظامیہ حرکت میں آئی تو مفتی، اور میڈم مفتی کی ہورڈنگز کو ہٹا دیا گیا سنجوان میں PDP آفس 3 کنال سے زیادہ مقبوضہ اراضی پر ہے

اقبال احمد

راشد ملک کون ہے؟

محکمہ مال کے حکام کے مطابق اکیلے راشد ملک نے سنجوان اور ملحقہ علاقوں میں 1300 کنال سے زائد ریاستی اور جنگلات کی زمین ہتھیا لی ہے۔ زمینوں پر قبضے کی بدولت ملک کی ذاتی دولت اب سینکڑوں کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے بعد وہ سیاست میں آئے اور پی ڈی پی لیڈر بن گئے۔ جموں و کشمیر کے پارٹی رہنما ملک سے یا تو رہائشی پلاٹ تحفہ کے طور پر حاصل کرنے یا دیگر مالیاتی امور کے لیے آتے جاتے تھے۔

جموں وکشمیر کے سابق گورنر ستیہ پال ملک نے حال ہی میں اس وقت ایک 'دھماکہ' کیا جب انہوں نے کہا کہ محبوبہ مفتی جموں ضلع کے سنجوان علاقے میں غیر قانونی طور پر سرکاری زمین پر قابض ہے۔ ایک حالیہ انٹرویو میں، سابق گورنر نے کہا کہ محبوبہ مفتی نے جموں وکشمیر اسٹیٹ لینڈ (قابضین کو ملکیت کے حقوق) ایکٹ 2001 کا فائدہ اٹھایا تھا، جسے روشنی ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

متنازعہ اور تکلیف دہ بیانات دینے کے لیے مشہور ستیہ پال ملک نے کہا کہ محبوبہ مفتی نے جموں میں سرکاری زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ محبوبہ مفتی نے سابق گورنر کے بیان پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انہیں قانونی نوٹس بھیجا تھا۔ قانونی نوٹس میں کہا گیا ہے کہ سابق گورنر کا بیان غلط اور ہتک آمیز تھا، جس کا مقصد "ان کی سیاسی طور پر صاف شبیہ کو داغدار کرنا تھا۔" محبوبہ نے بتایا کہ جموں میں ان کا دفتر گاندھی نگر کے ایک سرکاری گھر میں کام کر رہا ہے، جسے حکومت نے ان کے نام پر کرائے پر دیا ہے۔

گاندھی نگر میں پی ڈی پی کا دفتر: محبوبہ مفتی نیم سچ کی آڑ لے رہی ہے

محبوبہ کا بیان نیم سچ کیوں؟ کیونکہ سنجوان میں پی ڈی پی کا عملاً ایک دفتر ہے جو گاندھی نگر میں پارٹی دفتر سے زیادہ مقبول رہا ہے۔ نومبر 2020 کے آخری ہفتے تک، پی ڈی پی کا جھنڈا سنجوان کے اس محل نما گھر پر بلند ہوا کرتا تھا، جو کہ تقریباً 1500 مربع میٹر کے تین کنال کے پلاٹ پر بنایا گیا تھا۔ مرحوم مفتی محمد سعید اور محبوبہ مفتی کے آدم قد اشتہاری ہورڈنگز گھر کی چاردیواری پر دیکھے جاسکتے تھے۔ یہ دفتر دراصل پی ڈی پی لیڈر راشد ملک عرف شیدا سرپنچ کی رہائش گاہ ہے۔

پورا پلاٹ مقبوضہ سرکاری اراضی پر مشتمل ہے جس پر راشد ملک نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ گھر کی تعمیر شاندار ہے، اور گھر کا فرش راجستھان کے مہنگے سنگ مرمر سے آراستہ ہے۔

راشد ملک PDP کے ریاستی سیکرٹری اور جموں خطے میں PDP کے نمایاں چہروں میں سے ایک تھے۔ ریونیو حکام کے مطابق اکیلے راشد ملک نے سنجوان اور ملحقہ علاقوں میں 1300 کنال سے زائد ریاستی اور جنگلات کی زمین ہتھیا لی ہے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ ملک، اراضی کا عنوان تبدیل کرنے کا جو مطالبہ کرتے وہ ان افسران کو اس سے زیادہ کی پیشکش کرتا، ملک اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ چند سال پہلے وہ ایک غریب تعمیراتی مزدور تھا، جو کندھوں پر پتھر اور اینٹیں ڈھونے کا کام کرتا تھا۔ راشد ملک کا تعلق جموں کے گاؤں چھنا سے ہے۔ یہ اراضی پر غاصبانہ اور ناجائز قبضے کی دین ہے کہ ملک کی نجی دولت اب اربوں میں ہے۔ جموں وکشمیر سے تعلق رکھنے والے پی ڈی پی قائدین یا تو رہائشی پلاٹ تحفہ کے طور پر حاصل کرنے یا دیگر مالیاتی امور کے لیے رشید ملک سے ملاقات کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ راشد ملک پی ڈی پی میں اپنے انتہائی فراخدلانہ عطیات کے لیے جانے جاتے تھے۔

پی ڈی پی لیڈران سنجواں آفس میں ملک کی نظر عنایت کیلئے صف بستہ رہتے۔

ملک کا پی ڈی پی میں اثر و رسوخ اس قدر تھا کہ پی ڈی پی قائدین پارٹی کے سنجوان دفتر میں اک نظر کرم کے لئے جوق در جوق اور قطار درقطار ہاتھ باندھے کھڑے رہتے۔ جن لوگوں کو راشد ملک نے رہائشی پلاٹ دیئے تھے ان میں پی ڈی پی کے سینئر لیڈر عبدالرحمن ویری، عبدالغفار صوفی اور دیگر شامل ہیں۔ واضح رہے کہ سنجوان میں پی ڈی پی کا دفتر برلب سڑک ہے اور یہ۔ یہ پرانے سنجوان گاؤں سے تقریباً 600 میٹر کے فاصلے پر ہے۔

جموں کے مضافات میں اراضی پر قبضوں کی لمبی کہانی ہے یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب بہت سے کشمیری عسکریت پسند، جنھوں نے ہتھیار ڈال دیے تھے اپنی جان بچانے کے لیے جموں چلے گئے تھے تاکہ وہ دوسرے متحارب عسکریت پسندوں کے ہاتھوں شکار بننے سے بچ سکیں۔ ایسے عسکریت پسند کشمیر چھوڑنے کے لیے بے چین تھے کیونکہ اس وقت بہت سے سرینڈر عسکریت پسندوں کو سرگرم عسکریت پسندوں

نے ہلاک کر دیا تھا اور جو باقی بچ گئے تھے وہ جان بچانے کی فکر میں جموں میں پناہ ڈھونڈ رہے تھے۔ اور اس کے لئے جموں میں اپنا علیحدہ گھر بنانا چاہتے تھے۔ اسی طرح کشمیر کے بہت سے دوسرے لوگ وادی کے علاوہ جموں میں بھی ایک گھر چاہتے تھے۔ اسی دوران کشمیری پنڈتوں کی جبری ہجرت بھی ہوئی تھی۔ انتظامیہ جموں میں بے گھر پنڈتوں کی نقل مکانی اور باز آبادکاری میں مصروف تھی۔ ادھر کشمیری ہتھیار ڈالنے والے عسکریت پسند جو جموں منتقل ہو گئے تھے وہ جموں میں ایسی جگہوں کی تلاش کر رہے تھے جہاں مقامی مسلم آبادی اکثریت میں ہوں اور سنجوان ان کے لیے بہترین اور موزوں جگہ بن گیا۔

کشمیریوں کیلئے سنجواں، نوآباد اور بٹھنڈی من پسند بستی بن گئے

سنجوان کی بنجر زمین ریاست کی ملکیت تھی اور آہستہ آہستہ مقامی لوگوں نے ان زمینوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ان زمینوں کو ان کشمیری عسکریت پسندوں کو بیچ ڈالا جنھوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ ایک دہائی کے اندر کشمیر کے مسلمانوں نے اس مقبوضہ سرکاری اراضی کو خریدا اور یہاں مکانات بنائے۔ اس طرح اگلے دس برس میں جموں کے سنجوان، نوآباد اور بٹھنڈی علاقے متوسط طبقے کے عام کشمیریوں کے لیے پسندیدہ بستیاں بن گئیں۔ وہ وادی میں اپنی رہائش کے علاوہ جموں میں زمین خریدنے اور مکان بنانے کے لیے یہاں آئے اور یوں یہاں پر بستیاں تعمیر ہونے لگی۔

چونکہ راشد ملک سرپنچ بھی تھا اور علاقے کا طاقتور آدمی بھی مانا جاتا تھا وہ علاقے میں بااختیار بن گیا اور مقامی آبادی کو سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے میں مدد بھی کرنے لگا، خود ملک نے پہل کر کے علاقے میں کئی سو کنال اراضی پر ناجائز قبضہ کیا اور یوں زمین دلال بنکر اس غیر قانونی قبضہ شدہ زمین کو بیچنے لگا

ملک نے 2004 میں پی ڈی پی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ اس سے پہلے وہ نیشنل کانفرنس میں تھے۔ ملک 2008 میں نگروٹا حلقہ سے پی ڈی پی کے امیدوار بھی تھے تاہم وہ مذکورہ اسمبلی انتخابات ہار گئے۔

ملک، مفتی محمد سید اور محبوبہ مفتی کی طاقت کا اہم حصہ تھے جموں میں

انہوں نے سنجوان میں زمین ہتھیا لی اور وہاں پر گھر بھی بنا لیا جو پی ڈی پی کے دفتر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ دراصل مذکورہ زمین ایک برساتی نالہ تھا تاہم راشد ملک نے پی ڈی پی کے جھنڈے تلے اور پارٹی دفتر کے آڑ میں، ملک نے قبضہ شدہ اراضی پر ایک شاندار مکان تعمیر کیا۔ ملک الیکشن ہار گئے تھے۔ چونکہ وہ ایک امیر آدمی بھی تھے اس لیے انہیں پی ڈی پی میں اچھا عہدہ دیا گیا تھا۔

جموں وکشمیر انتظامیہ نے نومبر 2020 میں کہا کہ پی ڈی پی دفتر قبضہ شدہ زمین پر بنا ہے۔

25 نومبر 2020 کو جموں کے ڈویژنل کمشنر نے ایسے سات مستفیدین کی فہرست جاری کی جنہوں نے زمین پر طبعی طور پر قبضہ کیا تھا لیکن اسے ریونیو ریکارڈ میں ظاہر نہیں کیا گیا۔ جموں وکشمیر انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ فہرست میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کا دفتر جموں کے سنجوان علاقے میں غیر قانونی طور پر تین کنال اراضی پر واقع ہے۔ اس وقت بھی پی ڈی پی کی صدر محبوبہ مفتی نے ان اطلاعات کی سختی سے تردید کی تھی۔ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ مذکورہ احاطے کو کرائے پر لیا گیا تھا۔

کیا سابق گورنر ستیہ پال ملک ویڈیو میں راشد ملک کا حوالہ دے رہے تھے؟

ایک وائرل ہونے والی ویڈیو میں، سابق گورنر ستیہ پال ملک روشنی ایکٹ کے ذریعے زمین پر قبضے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اس تقریر کے دوران، سابق گورنر نے کہا، ”محبوبہ کے آدمی کو تو دیر ہی نہیں لگتی قبضہ کرنے میں ۔ وہ تو ایک کھونٹا گھاڑ کر بھینس کو باندھ لیتا ہے اور کہتا ہے یہ میری زمین ہے۔

ستیہ پال ملک نے راشد ملک کا نام نہیں لیا۔ لیکن لوگوں کو یہ بات سمجھنے میں دشواری نہیں ہوئی کہ وہ راشد ملک کا حوالہ دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ پی ڈی پی میں شامل لوگوں نے اعتراف کیا کہ سابق گورنر بظاہر رشید ملک کا حوالہ دے رہے تھے۔ پی ڈی پی کے کچھ لیڈروں نے تبصرہ کیا کہ ملک نے سنجوان میں ایک پلاٹ پر گائے اور بھینسیں رکھنی ہیں، اس لیے شاید گورنر اس طرز عمل کا حوالہ دے رہے تھے۔

جموں کے سنجوان، نو آباد اور بٹھنڈی کے علاقے اوسط متوسط طبقے کے عام کشمیریوں کے لیے پسندیدہ بستیاں بن گئیں۔ وہ یہاں زمین خریدنے آتے تھے اور وادی میں اپنی رہائش کے علاوہ جموں میں ایک مکان رکھناچاہتے ہیں۔

ملک نے غیر قانونی پر قبضہ شدہ زمین کروڑوں روپے میں فروخت کر دی۔ وہ اب ارب پتی ہے اور اب بھی ان کے پاس کئی سو کنال اراضی ایسی ہے جس پر وہ ناجائز طور پر قابض ہیں۔ ملک نے ایسی زمینوں پر جس پر وہ قابض ہیں تین مکانات اور کچھ کثیر المنزلہ کمرشل کمپلیکس بنائے ہیں۔اور آمدنی بھی بھرپور ہونے لگی اس طرح ملک نے علاقے میں بہت سی تجارتی جگہیں خریدیں۔ جب تک پی ڈی پی اقتدار میں تھی، کسی نے ملک سے ان کی زمینوں پر ناجائز قبضے کے بارے میں نہیں پوچھا۔

راشد ملک کی طرف سے زمین خوری

ملک نے جموں و کشمیر میں پی ڈی پی کی حکومت بنانے کے بعد زمین خوری میں شدت لائی

2008 کے بعد، رشید ملک جموں کے مضافات میں حدود شکنی میں بہت آگے چلا گیااور اُس نے سنجوان میں ہزاروں کنال اراضی پر قبضہ کیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ پٹوار حلقہ سنجوان سے سنجوا برمانی روڈ کے قریب تقریباً 150 سے 200 کنال کے ایک پورے نالے پر بھی قبضہ کر لیا ۔ملک نے انٹرنیشنل دہلی پبلک اسکول سنجوان کے قریب بھی تقریباً 100 کنال سرکاری اراضی پر قبضہ کیا اس کے علاوہ مذکورہ شخص نے انٹرنیشنل ڈیلی رائزنگ سکول کے قریب تقریباً 85 کنال اراضی پر بھی قبضہ کر لیا۔

ملک نے چاوڈھی گاؤں کے بالائی چاوڈھی علاقے میں 95 کنال جنگلاتی اراضی ہتھیا لی۔ اسے جموں کے بڑے جنگلاتی اراضی پر قابضوں میں شامل کیا گیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ملک اور اس کے بیٹے ذوالفقار ملک نے جنگلات کی 36 کنال اور ایک مرلہ اراضی پر قبضہ کر رکھا ہے۔

یہاں کی زمین پر قبضہ کرنے کے بعد ملک نے یہ غیر قانونی قبضہ شدہ زمین کروڑوں روپے میں فروخت کر دی۔ ملک اب ارب پتی ہیں۔ اس کے پاس اب بھی مذکورہ زمین ہے جس پر وہ غیر قانونی اور غیر مجازی طور پر قابض ہے۔ ملک نے اس زمین پر تین مکانات اور کچھ کثیر المنزلہ کمرشل کمپلیکس بنائے۔ پیسوں کی قلت کبھی آڑے نہیں آئی اور یوں ملک نے علاقے میں بہت سی تجارتی جگہیں خریدیں۔

چونکہ ڈی پی اقتدار میں تھی، کسی نے ملک سے اس کے ناجائز قبضے کے بارے میں نہیں پوچھا۔ بعد میں ملک کے خلاف اگست 2019 میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت زمین پر غیر قانونی قبضے، لوگوں کو دھمکیاں دینے اور قتل کی کوشش کے معاملے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

راشد ملک کے خلاف تریکوٹہ نگر پولیس اسٹیشن میں کئی ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ ان میں 313/97 u/s 447/353/147/336 RPC شامل ہے جو مجرمانہ تجاوز کے لیے قابل سزا جرم ہے۔ 185/2000 / 114/2001 u/s 384/147 RPC; u/s 341/323/336/147/148 RPC ؛ 255/2002 u/s 341/353 RPC؛ 182/2008 u/s447. A,RPC; 45/2015 U/S 447/323 rpc; 204/2015 u/s 447. A. RPC 110/18 ؛U/S 307/341/427/323/147/148 RPC ایکٹ 6/39F؛ 25/19 U/S341/336/323/147/148RPC۔

سنجوان میں PDP دفتر کا افتتاح مرحوم مفتی محمد سعید نے کیا تھا۔ افتتاحی تقریب میں پارٹی کے اہم رہنما موجود تھے

محبوبہ مفتی اب دعویٰ کر سکتی ہیں کہ سنجوان میں پی ڈی پی لیڈر راشد ملک کا محل نما گھر پارٹی دفتر نہیں تھا۔ وہ یہ موقف اختیار کر سکتی ہیں کہ پی ڈی پی لیڈر ہونے کے ناطے راشد ملک نے رضاکارانہ طور پر بڑے ہورڈنگز لگائے تھے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتی ہیں کہ یہ جگہ راشد ملک کا گھر ہے، اور پارٹی کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ یہ گھر غیر قانونی طور پر قبضے کی زمین پر بنایا گیا تھا یا نہیں۔ یہ سب حقیقتاً درست ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ علاقہ اور پی ڈی پی میں بھی ایک جانی مانی حقیقت تھی کہ سنجوان میں راشد ملک کا گھر پی ڈی پی کا اصل دفتر تھا۔ یہ گھر جسے پی ڈی پی دفتر کے نام سے جانا جاتا ہے اور جس کا افتتاح خود مرحوم مفتی محمد سعید نے کیا تھا اس موقع پر منعقدہ تقریب میں پارٹی کے اہم رہنما موجود تھے۔ پارٹی کارکنوں کا کہنا ہے کہ ”سنجوان پی ڈی پی آفس“ پر مفتی سعید اور محبوبہ کے بڑے ہورڈنگز کو نومبر 2020 کے آخری ہفتے میں جموں و کشمیر انتظامیہ کے ذریعہ زمین پر غیر قانونی قابضوں کی فہرست جاری کرنے کے بعد ہٹا دیا گیا تھا۔

منیر وازہ

سنجوان میں راشد ملک کا دلال

خطے میں پولیس اور سول انتظامیہ سے مفتی خاندان نے مفتی محمد سعید کے بیٹے کے طور پر متعارف کرایا تھا

منیز وازہ، جو آج جموں کا ایک امیر زمیندار ہے، وازہ محبوبہ مفتی کے آبائی قصبہ بجبہاڑہ کا ایک غریب نوجوان تھا۔ وہ مفتی خاندان کے قریب تھے۔ اپنی جوانی کے سالوں میں بھی، منیر کو پی ڈی پی حلقوں میں ایک مکمل منصوبہ ساز کے طور پر جانا جاتا تھا۔2008 میں، منیر وازہ کو جموں کے علاقے میں پولیس اور سول انتظامیہ میں مفتی خاندان نے مفتی محمد سعید کے بیٹے کے طور پر متعارف کرایا تھا۔منیر کو بعد میں راشد ملک نے گود لیا تھا۔ اس وقت تک راشد ملک جموں میں ایک بڑے زمین ہتھیانے والے کے طور پر بدنام ہو چکا تھا۔ راشد ملک نے مفتی سعید کو پارٹی فنڈ کے طور پر کروڑوں روپے دیے تھے۔ منیر وازہ اور راشد ملک نے مل کر سنجوان اور بھٹنڈی میں جنگلات کی 2500 کنال سے زائد اراضی پر قبضہ کیا اور بعد میں اس زمین کو کالونیاں بنانے میں سہولت فراہم کی۔

وازہ کا تعارف رشید ملک سے مفتی محمد سعید کے پرائیویٹ سیکرٹری ایم کے دھر نے کرایا تھا۔ منیر نے سینکڑوں کشمیریوں کو دھوکہ دیا جنھوں نے ملکیتی اراضی کے نام پر ریاستی اور جنگلات کی زمین خریدی۔ منیر لوگوں کو دھمکی دیتا کہ وہ پولیس اور سول انتظامیہ اور جموں کے سیاسی اشرافیہ سے جڑا ہوا ہے۔منیر نے بعد میں منیر آباد نام سے ایک رہایشی کالونی بھی قائم کی جہاں خود اس کا ایک شاندار گھر موجود ہے۔ منیر کو پولیس نے اس سال کے اوائل میں گرفتار کیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ جموں ریجن کے کچھ سینئر بی جے پی لیڈروں نے مبینہ طور پر منیر کے حق میں پولیس پر دباؤ ڈالااور ازاں بعد اس کو رہا کر دایا۔ اس بات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی کے کچھ سینئر لیڈر بھی مبینہ طور پر منیر کے احسان مند ہیں، ہوسکتا ہے کہ ایسے لیڈر بھی سنجوان میں زمین پر قبضے کے فائدہ اٹھانے والوں میں شامل ہوں۔

منیر نے، منیر آباد کے نام سے ایک رہائشی کالونی قائم کی۔ جہاں اس کا ایک شاندار گھر موجود ہے۔ منیر کو پولیس نے اس سال کے اوائل میں گرفتار کیا تھا۔ ذرائع نے بتایا کہ جموں ریجن کے کچھ سینئر بی جے پی لیڈروں نے مبینہ طور پر منیر کے حق میں پولیس پر دباؤ ڈالا۔

سید عرتج ظفر آپ کیلئے

تالیاں

ملک کے تئیں آپ کی خشمگی، آپ محفوظ ھیں

سید عرتج ظفر آپ کے لیے ہلکی تالیاں بجائیں۔ آپ اداکار ہیں، میں نہیں ہوں۔ آپ اپنے بے حد مقبول انسٹاگرام ہینڈل پر اس مصرعہ کو پرخشم انداز میں پوسٹ کر سکتی ہیں "میرا مجھ سے سب چھینا، زبانوں کو بھی کٹوایا..."

اور آپ #RambaghFakeEncounter کے ہیش ٹیگ کے ساتھ پوسٹ کر سکتے ہیں: اے شہیدو تمہارے خون سے انقلاب آئے گا! اور ایک بار پھر آپ اس تصویر کو پوسٹ کر سکتی ہیں جس میں آپ نے فیرن پہنا ہوا ہے اور اپنے چہرے پر سرخ خون کی طرح کے نقطوں کے ساتھ کانگڑی تھامے ہوئے ہو۔ نقطوں کو گولی کے نشانات کی طرح نظر آنا چاہئے۔ تصویر کے ساتھ الفاظ ”میں اس سرزمین سے آئی ہوں جہاں خزاں پتوں سے زیادہ لاشیں گراتی ہے۔ میں کشمیر سے آئی ہوں“

مہران جیسے دہشت گرد کے لیے آپ شہیدو تمہارے خون سے انقلاب آئے گا لکھتی ہیں۔ کیا آپ کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مہران اور دیگر عسکریت پسندوں نے ڈاکٹر مکھن لال بندرو کو قتل کیا، جو اتنے مشہور اور مددگار کیمسٹ تھے؟ کیا آپ کو اس سے فرق پڑتا ہے کہ مہران اور دیگر عسکریت پسندوں نے ایک سکھ خاتون پرنسپل اور ایک ہندو ٹیچر کو اساتذہ کے ہجوم میں سے اٹھا کر ان میں گولیاں برسائیں؟ کیا آپ کو اس سے فرق پڑتا ہے کہ ان عسکریت پسندوں نے ایک مسلمان سیلز مین کو یہ سوچ کر مار ڈالا کہ وہ دکان کا پنڈت مالک تھا؟ کیا اس طرح کی بگڑی ہوئی سوچ آپ کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی؟ سید علی گیلانی کی وفات پر آپ نے شہید کبھی مرتا نہیں، ہر گھر میں زندہ گیلانی پوسٹ کیا۔

عرتج، آپ کے لیے دھیمی تالیاں بجائی جائیں۔

آپ یہ سب پوسٹ کر سکتی ہیں کیونکہ آپ جانتی ہیں کہ دہشت گردی کے حامی سیاسی پوزیشننگ سے آپ کشمیر میں محفوظ ہیں۔ آپ دہشت گرد نظام کی ہیروئن ہیں۔ آپ نے ان کی دہشت گردی کے راج کو حق ٹھہرایا۔ اب آپ محفوظ ہیں۔

میں دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کے خلاف بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے چھپانا ہے۔

میں دہشت گردی کے خلاف بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنے اردگرد تنازعات کی اس کشمکش کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مجھے چھپانا ہے۔ میں اپنا نام ظاہر نہیں کر سکتا۔ میں اپنی شناخت ظاہر کرنے سے کیوں ڈرتا ہوں؟ کیونکہ دہشت گرد مہران کی طرح اور بھی نوجوان آئیں گے جن کی آپ تعریف کرتے ہیں اور انہی رومانوی کردار عطا کرتی ہیں، اور وہ مجھے گولیاں برسائیں گے۔

سرخ نقطوں والی یہ تصویر گولیوں کے نشانات کی طرح نظر آتی ہے۔ مضحکہ خیز پیغام: میں اس سرزمین سے آئی ہوں جہاں خزاں پتوں سے زیادہ لاشیں بہاتی ہے۔ میں کشمیر سے آئی ہوں۔

عرتج تم کس کشمیر سے آئی ہو؟ انسٹا پر آپ کی دوسری پوسٹس پر ایک نظر، اور ایسا لگتا ہے کہ آپ کا نوحہ قائم نہیں رہتا۔ خوبصورت زیرو برج پر آپ کی سائیکلنگ کی پوسٹس ہیں۔ پس منظر میں ایک نرم رومانوی گانا چل رہا ہے۔ آواز دو ہمکو، ہم کھو گئے کب نیند سے جاگے، کب سو گئے

آپ کی اچھی، صحت مند کامیڈی کرنے کی پوسٹس ہیں۔ لڈی شاہ کرتے ہوئے آپ کی پوسٹس موجود ہیں - مزاح اور طنز کے ساتھ ہمارا روایتی لوک گانا۔ آپ کی ایک پوسٹ ہے جس میں سری لنکن میگا مارا مانیکے میگے ہیتھے پس منظر میں چل رہا ہے۔ آپ نے کیا کہا؟ خزاں مزید لاشیں بہاتی ہے...؟

آپ جو جھوٹ پوسٹ کرتی ہیں اسے دیکھو! میرا مجھ سے سب چھینا، زبانوں کو بھی کٹوایا... یاد رکھیں، چھینا یا چھیننے سے دور، آپ اس کشمیر میں رہتی ہیں

جس نے آپ کو سب کچھ دیا ہے۔ زبانوں کو بھی کٹوایا ... سنجیدگی سے، عرتج؟ آپ اپنی زباں کی وجہ سے ایک سٹار پرفارمر اور سوشل میڈیا پر اثر انداز اور لڈی شاہ ہیں۔ اور آپ ملکپر الزام لگا رہی ہیں: زبانوں کو بھی کٹوایا۔ زبردست!

ایک دوست نے ابھی میرے ساتھ ایک پوسٹ شیئر کی ہے۔ یہ 27 نومبر کو دی کشمیر مانیٹر میں شائع ہوئی تھی۔ سرخی ہی نظروں کو جکڑ دیتی ہے۔ کشمیری اپنی نجی زندگی پبلک پلیٹ فارم پر کیوں شیئر کرتے ہیں؟ یہ تحریر کیا کہتی ہے:

”آج کل بہت سے دولہا اور دلہن اپنی نجی تصاویر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جیسے Instagram پر اپ لوڈ کرتے ہیں یا تو اسی وقت جس وقت وہ زندگی کے کسی اہم مقام کے لئے تیاری کر رہے ہوتے ہیں یا اس کے فوراً بعد، انسٹاگرام ایسے تمام لمحات کا ذخیرہ بن گیا ہے جو کچھ عرصہ پہلے تک نجی ہوا کرتے تھے لیکن کل تک جو محض نجی چیز تھی اب وہ سوشل میڈیا کی وساطت سے ہر کسی کی دسترس میں آ گیا۔ اب اسے وہاں کوئی بھی دیکھ سکتا ہے اور اس پر تبصرہ کر سکتا ہے۔

انسٹاگرام پر کشمیری، دلہنوں اور شادیوں کی ان خوبصورت تصاویر سے ہم سب واقف ہیں۔ ہمیں اس دکھاوے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم صرف ایسے ہی ہیں، اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب میں سوشل میڈیا پر نوجوان کشمیریوں کی شاندار شادیوں کی سینکڑوں تصاویر کو دیکھتا ہوں اور وہ اتنے امیر اور خوش مزاج نظر آتے ہیں تو آپ کا جھوٹ بہت کھوکھلا ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس یہ آپ کا پیغام ہے: میں اس سرزمین سے آئی ہوں جہاں خزاں پتوں سے زیادہ لاشیں بہاتی ہے۔ میں کشمیر سے آئی ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ، عرتج، کہ تقریباً 200 عسکریت پسند اور ان کا اوور گراؤنڈ نیٹ ورک تنازعات کی اس لہر کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ہماری عمر کے نوجوان جہاں چاہیں پڑھ رہے ہیں، اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں۔ ہم اپنی پسند کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہم اپنی آزادی خود بنا رہے ہیں۔ اور پھر بھی ہمیں ہمیشہ یہ ڈھول پیٹتے رہیں کہ ہم کشمیر میں کتنے عذاب میں ہیں۔ تیری خزاں لاشوں کو بہاتی ہے ...

لیکن عرتج، آپ دونوں طرف جھول رہی ہیں۔ آپ نے اپنے لڈی شاہ کے ساتھ پچھلے سال اونتی پور میں آرمی ایونٹ میں شرکت کی۔ اس کے بعد، لگتا ہے آپ نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ آپ ایک بار پھر ملک کے خلاف پر خشم پوسٹ کر رہی ہیں۔

ہاں ہمارا کشمیر مکمل نہیں ہے۔ ہمارے اپنے مسائل ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کسی نہ کسی طرح نمٹ رہے ہیں، تاکہ کم از کم ہمارے بچے پرامن اور ہم آہنگی کے ماحول میں رہ سکیں۔ آپ کی کامیڈی اور آپ کی پوسٹس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا دماغ شاندار ہے۔ کیا آپ جیسے لوگ اس مسئلے کا حصہ ہیں؟ آپ تنازعات کے پہلو کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور آپ مہران جیسے دہشت گردوں کو رومانوی کردار عطا کریں گی اور انہیں ہیرو بناتے ہیں، جو ہماری بقائے باہمی کی نرم اور شاندار تہذیب کے بالکل مخالف ہیں۔

میرا اندازہ ہے کہ آپ اس کشمیر کو منتخب کرتی ہیں جسے آپ دنیا کے سامنے دکھانا چاہتی ہیں۔ یا تو یہ کشمیر ہی ہے جو آپ کو اپنی لڈی شاہ جیسی اداکاری سے خوشحال اور مزاحیہ اور سٹار بننے دیتا ہے۔ یا یہ وہ کشمیر ہے جہاں آپ پیلٹ انجری جیسے جعلی نشان لگاتے ہیں اور کشمیر کے بارے میں ان تمام لوگوں کے لیے غلط تاثرات پیدا کرتے ہیں جو کشمیر کو خوشحال دیکھنے کے لئے فکرمند ہیں۔

منافق، عرتج

LOG INTO KASHMIR @

kzine.in

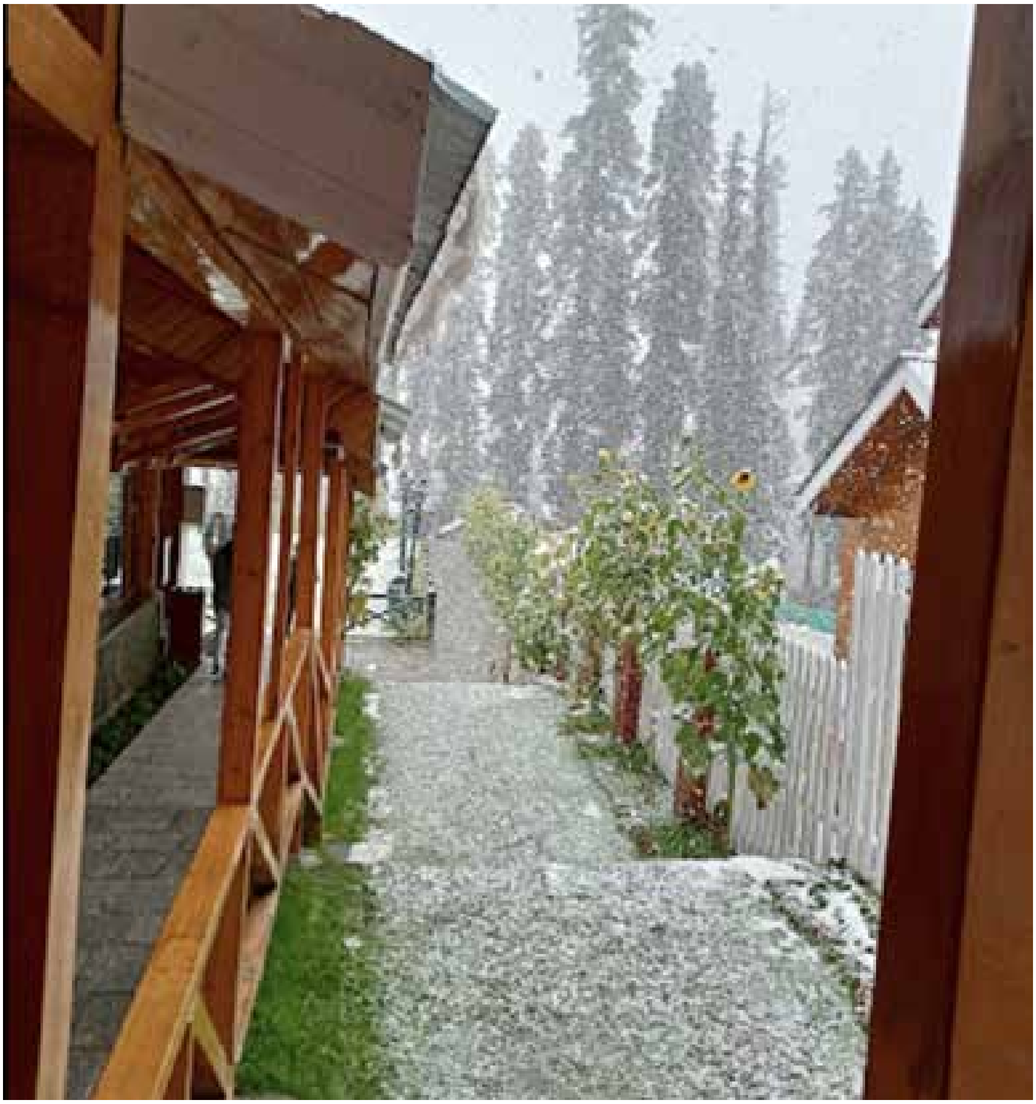

THE HOTELS OF KASHMIR

Lavishness. Luxury

Heevan Retreat, Gulmarg

ہفتہ وار

بے لاگ تبصروں پہ مبنی کشمیر کا واحد جریدہ

کشمیر سنٹرل

کے زِن کا فخریہ آغاز